بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

ماہنامہ

اخبار احمدیہ

جرمنی

جماعت احمدیہ جرمنی کا ترجمان

جلد نمبر 10 مدیر:- نعیم احمد تیر کتابت و ڈیزائننگ:- ولید ناصر، عاصم شہزاد، رشید الدین ماہ وفا، ہش 1384 بمطابق جولائی 2005ء شمارہ نمبر 7

اوسنابروک میں جرمن مہمانوں کے ساتھ ایک دن

یہ جنگیں جولڑی جارہی ہیں، کیا یہ مقدس ہیں؟

مورخہ 20 مارچ بروز اتوار اوسنابروک میں ایک میٹنگ کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں نیشنل امیر صاحب بھی تشریف لائے۔ جرمن مہمانوں کو CD میں تیار شدہ پروگرام تصاویر سمیت دکھایا گیا جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حالات زندگی اور سیرت پر روشنی ڈالی گئی اور انہیں یوم مسیح موعود منانے کی اہمیت بھی بتائی گئی تا ان کے دلوں سے خدشات دور ہوں اور اسلام واحمدیت کی محبت پیدا ہو۔ نہایت دوستانہ ماحول میں مہمانوں نے کھانے کے دوران بھی اسلام اور احمدیہ مشن کے بارے میں سوالات کیے مثلاً مقدس چیز سے کیا مراد ہے؟ کیا یہ جنگیں جولڑی جارہی ہیں مقدس ہیں؟ خدا تعالیٰ کے علاوہ بھی اگر کچھ مقدس ہے تو وہ کیا ہے؟ اسلامی اسکول سے کیا مراد ہے؟ اگر جرمن اسکول مذہب کا پیریڈ اسلام کے متعلق رکھیں تو کیا احمدی اس میں اپنے بچوں کو بھجیں گے؟ محترم امیر صاحب نے ان سوالات کے جوابات دیئے اور مزید اپنے اسلام قبول کرنے سے پہلے اور بعد کے تاثرات بھی بیان فرمائے۔

شامل ہونے والوں میں سے اکثر مہمان پڑھے لکھے طبقہ سے تعلق رکھتے تھے اور انہوں نے پروگرام کا بہت اچھا اثر لیا۔ اللہ تعالیٰ ان کے ذہنوں کو صاف کرے اور قبولیت حق کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین (رانا نسیم احمد، صدر جماعت اوسنابروک)

شجرکاری مہم کے تحت ایک درخت شہر ورس برگ کو تحفہ ٔ دوستی

آج مورخہ 21 اپریل 2005 مجلس انصار اللہ اور جماعت ورس برگ کے لیے ایک یادگار دن کے طور پر طلوع ہوا۔ جماعت ورس برگ نے تنظیم انصار اللہ کے تحت مقامی حکومت کے ذمہ دار افسران سے رابطہ کر کے جماعت کی طرف سے ایک درخت تحفہ کے لیے پیش کیا گیا۔ مرکز سے صدر صاحب انصار اللہ تشریف لائے ایک کھلے باغ میں کافی اور کیک کا سٹال لگایا گیا ورس برگ کے ایک بُرگا ماسٹر جناب Bauer صاحب اپنے دو ساتھیوں کے ہمراہ تشریف لائے۔ ان کے آتے ہی دو مقامی اخبارات کے نمائندگان بھی تشریف لے آئے۔ تقریب کا آغاز قرآن پاک کی تلاوت کے ساتھ کھلے آسمان تلے سورج کی درختوں کے اوٹ سے جھلکتی ہوئی خوبصورت کرنوں کے سائے میں شروع ہوا جس میں قریباً 20 انصار اور خدام نے بھی شرکت کی۔ مرکزی نمائندہ نے ایک خوبصورت خطاب فرمایا جس میں اس درخت کے لگانے کا مقصد جماعت کا تعارف اور مقامی گورنمنٹ کے ہمارے ساتھ اچھے روابط اور اس درخت کی جڑیں جوں جوں زمین میں پھیلتی جائیں گی اس طرح جماعت اور مقامی حکومت کے ساتھ ہمارے تعلقات بھی انشاء اللہ بڑھتے جائیں گے، کی امید ظاہر کی جس پر جناب Bauer صاحب نے خوشی کا اظہار کیا اور اس قسم کی توقع جماعت سے رکھتے ہوئے تمام مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔ آخر میں تمام احباب نے ساتھ مل کر کافی اور کیک نوش فرمائے اور اجازت چاہی۔ اخباری نمائندوں نے تمام کاروائی نوٹ کی اور مختلف سوالات کیئے جس کی بعد میں اگلے دنوں میں اخبارات نے تصویروں کے ساتھ تشہیر کی۔ آخر میں مرکز سے آئے ہوئے مہمانوں کو کھانا زیر تعمیر مسجد بیت العلیم میں پیش کیا گیا۔

(رپورٹ: منظور احمد حسن جنرل سیکرٹری جماعت ورس برگ مائن فرنکن)

اجتماعات واقفین نو جرمنی

مائنز ویزبادن

الحمد للہ لوکل امارات مائنز ویزبادن کے شعبہ وقف نو کے تحت دوران سال کا پہلا اجتماع مورخہ 16 اپریل کو منعقد ہوا۔ افتتاحی تقریب کا آغاز زیر صدارت لوکل امیر مائنز ویزبادن محترم عبدالبصیر بھٹی صاحب، تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔ آپ نے افتتاحی خطاب میں والدین اور بچوں کو اجتماع کے متعلق ضروری ہدایات دیں۔ بچوں کو ان کی عمروں کے لحاظ سے چار گروپوں میں تقسیم کیا گیا تھا۔ افتتاحی تقریب کے بعد ساڑھے دس بجے کے قریب علمی مقابلہ جات جن میں تلاوت، نظم، آذان اور دینی معلومات کے مقابلہ جات شامل تھے، کا آغاز واقفین نو اور واقفات نو دونوں طرف بیک وقت ہوا۔ علمی مقابلہ جات کے بعد وقفہ برائے نماز ظہر و عصر ہوا۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد کھانا تناول کیا گیا اس کے بعد تفریحی مقابلہ جات ہوئے۔ ساڑھے تین بجے اختتامی تقریب منعقد ہوئی تلاوت اور نظم کے بعد خاکسار نے اجتماع کی مختصر رپورٹ پیش کی اور پھر تقسیم انعامات اور اختتامی خطاب ہوا جس میں حاضری لجنہ کی طرف سے باقی صفحہ 3 پر

ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

آگ سے مراد صرف وہی آگ نہیں جو قیامت کو ہوگی بلکہ دنیا میں بھی جو شخص ایک لمبی عمر پاتا ہے وہ دیکھ لیتا ہے کہ دنیا میں بھی ہزاروں طرح کی آگ ہے تجربہ کار جانتے ہیں کہ قسم قسم کی آگ دنیا میں موجود ہے۔ طرح طرح کے عذاب، خوف حُزن، فقرو فاقے، امراض، ناکامیاں، ذلت وادبار کے اندیشے، ہزاروں قسم کے دکھ، اولاد بیوی وغیرہ کے متعلق تکالیف اور رشتہ داروں کے ساتھ معاملات میں اُلجھن، غرض یہ سب آگ ہیں۔ تو مومن دُعا کرتا ہے کہ ساری قسم کی آگوں سے ہمیں بچا۔ (ملفوظات جلد سوم صفحہ 145)

اسلام اس زندگی میں ہماری کیا راہبری کرتا ہے

لمبرگ میں ایک نشست

مورخہ 13 اکتوبر 2005ء کو جماعت لمبرگ میں ایک نشست رکھی گئی جس میں 9 مہمانوں نے شمولیت اختیار کی۔ یہ نشست شام آٹھ بجے شروع ہوئی اور دو گھنٹے سے زائد وقت تک جاری رہی۔ مرکز سے مکرم طارق کریم عارف صاحب تشریف لائے ہوئے تھے۔ انہوں نے اسلام کا تعارف بہت خوبصورت انداز میں کروایا اور اسلامی تعلیم واسلام کے بنیادی ارکان پر مفصل روشنی ڈالی نیز بہت سی ایسی باتیں جو اسلام کے ساتھ غلط طور پر منسوب کی گئی ہیں ان کی وضاحت فرمائی۔ اسی طرح اسلام میں بچوں کی تربیت کے متعلق بتایا کہ اسلام فطرت کے کن کن تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے تربیت کی تلقین کرتا ہے۔ بچپن میں کیسی تربیت ہونی چاہیے کہ آئندہ زندگی میں یہ اسے فائدہ پہنچائے۔ اس پروگرام میں حضرت مسیح موعودؑ کی تصویر کے ذریعہ آپ کا تعارف کروایا گیا نیز یہ بھی بتایا کہ جس مسیح کا ساری دنیا انتظار کر رہی ہے وہ آپ ہیں اور مبعوث ہو چکے ہیں۔ ساتھ ساتھ مہمانان کرام سوالات بھی کرتے جاتے تھے مثلاً عورتوں کے متعلق اسلامی نقطہ نظر کیا ہے؟ اسلام اس زندگی میں ہماری کیا راہبری کرتا ہے؟ اسلام کی نظر میں دوسرے مذاہب کا کیا مقام ہے؟ وغیرہ۔ تمام سوالات کے مدلل جوابات دیئے گئے۔ الحمدللہ یہ نشست بہت کامیاب رہی اور اسلام احمدیت کے تعارف کا باعث بنی۔ (رپورٹ: اکبر بیگ، صدر جماعت لمبرگ)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اسلام میں عورت کا کیا مقام ہے؟

آلزائی کے اسکول میں ایک نشست

جماعت آلزائی میں مورخہ انیس اپریل 2005ء کو ایک احمدی بچی کی کوشش سے اسکول میں ایک سوال جواب کی نشست منعقد ہوئی۔ اس کی ضرورت یوں پیش آئی کہ عزیزہ آٹھویں کلاس میں ٹاپ کرنے کے بعد جب ہائی اسکول میں داخل ہوئی تو کچھ طلبا اور بعض اساتذہ کی طرف سے اسے پردہ کی مخالفت کا سامنا کرنا پڑا۔ ہیڈ ماسٹر صاحب کے علاوہ دوسرے اساتذہ کو بھی اس رویہ کی طرف توجہ دلائی گئی تو استانی نے عزیزہ کو کچھ سوالات لکھوائے کہ ان کے جوابات خود کلاس کے سامنے دو۔ چنانچہ عزیزہ نے مربی صاحب کی مدد سے اور کتب کا مطالعہ کر کے تیاری کی، اور دو مرتبہ مختلف اوقات میں کلاس کے سامنے ان کے جوابات دیئے۔ جس کے بعد کلاس کی استانی صاحبہ ایک سوال جواب کی نشست کے لیے تیار ہو گئیں۔

مقررہ تاریخ کو جب مکرم لئیق احمد منیر صاحب مربی سلسلہ، سیکرٹری تبلیغ وقائد مقامی کے ساتھ سکول پہنچے تو استاد مکرم روز صاحب (Herr Roos) نے ان کا استقبال کیا اور ایک بڑے ہال میں جہاں دسویں کلاس کے پانچ سیکشنوں کے 110 طلبا اور 4 اساتذہ جمع تھے۔ عزیزہ مدیحہ نے مکرم مربی صاحب کا تعارف کروایا اور مکرم (بقیہ صفحہ 4 پر)

ہم افریقہ گئے

زبیر خلیل خان — قسط دوم

نائجر کے تھکا دینے والے سفر کے بعد خدا خدا کر کے بنین کی سرحد نظر آئی۔ پہلے نائجر کی سرحدی چوکی پر Exit کی کارروائی مکمل کرنی پڑی کئی گھنٹے صرف ہو گئے۔ چھوٹے ویڈیو کیمروں کے ذریعے دریائے نائجر کے پُل سے فلم بنانے کی کوشش کی لیکن فوراً ہی ایک بلند قامت سرحدی محافظ نے روک دیا کہ پُل کی فلم بنانا منع ہے حالانکہ جاتے وقت کسی نے منع نہیں کیا تھا۔ بہر حال کئی گھنٹوں کی چھان بین کے بعد دریائے نائجر کا پُل عبور کر کے بنین کی سرحد میں داخل ہوئے تو یہاں بھی Entry کے مرحلہ نے مزید چند گھنٹے لے لیے۔ قافلہ کا پہلا پڑاؤ Paarkou مشن ہاؤس تھا جو کہ سرحد سے 450 کلومیٹر کے فاصلہ پر تھا تمام کا خیال تھا کہ رات وہاں بسر کر کے صبح تازہ دم ہو کر جماعت کے مرکز Portonovo جائیں گے بہر حال تگ و دو کرتے رات دو بجے Parakou پہنچے۔ مربی سلسلہ مجیب صاحب نے پُر تکلف کھانے کا انتظام کر رکھا تھا۔ کھانے کے بعد محترمی امیر صاحب نے پروگرام فوری بدل دیا اور کہنے لگے کہ اب یہاں قیام نہیں ہوگا بلکہ فوری روانگی ہو گی۔ اگلی منزل 350 کلومیٹر دور تھی صبح کے چار پانچ بجے کے قریب احساس ہوا کہ محترمی امیر صاحب بنین جو کہ گاڑی چلا رہے تھے نیند کے ہاتھوں بے بس ہو چکے تھے مجبوراً کہنے لگے کہ اب خاکسار گاڑی چلائے یا؟ آدھے سوتے آدھے جاگتے ہیں۔ Portonovo تک گاڑی چلانی پڑی صبح آٹھ بجے کے قریب جماعت کے مرکز میں پہنچ گئے تھکان اس قدر ہو چکی تھی کہ کسی کو ایک دوسرے کی خبر نہ تھی جسکا جدھر منہ آیا دھڑام سے بستر پر گرا سو گیا ایک روز آرام کے بعد معلوم ہوا کہ اب مربی سلسلہ عارف صاحب کے علاقے میں کیمپ لگایا جائے گا اسی طرح کنواں کھودا جائے گا اور اسکول میں بھی فرنیچر مہیا کیا جائے گا۔ بنین میں میڈیکل کیمپوں کے لیے صبح نو بجے روانگی ہو گی 100 کلومیٹر بعد ایک گاؤں میں میڈیکل کیمپ کا انعقاد کیا جانا تھا۔ ابھی پچاس کلومیٹر کا سفر کیا ہو گا کہ ایک گاڑی سخت گرم ہو گئی اور مزید چلنے کے قابل نہیں رہی۔ سامان وغیرہ ری ایڈجسٹ کر کے دو گاڑیاں آگے روانہ ہوئیں اور ایک گاڑی کو مرمت کیلئے واپس بھجوا دیا گیا۔ بارہ بجے کے قریب میڈیکل کیمپ کا آغاز ہوا سینکڑوں لوگ دوائیاں حاصل کرنے کے لیے آئے ہوئے تھے۔ کیمپ کا آغاز کروانے کے بعد تین افراد مربی سلسلہ عارف صاحب کے ساتھ اسکول کے لیے روانہ ہو گئے جہاں فرنیچر مہیا کیا جانا تھا عجیب میلے کا ساماں تھا پہلے ہم سب کا استقبال کیا گیا پھر مقامی کلچر کے ساتھ استقبالیہ تقریب منعقد کی گئی بڑے بڑے حکام بھی موجود تھے تمام نے ہی تعریفی کلمات کہے اور HF جرمنی بنین اور جماعت احمدیہ کا بہت ہی اچھے رنگ میں شکریہ ادا کیا۔ سکول کے بچوں کے ترانے جذبات میں ہلچل پیدا کرتے رہے یہ تصور ہی خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کے لیے کافی تھا۔ کاش مادیات کی دنیا میں کھو جانے والے بھی ان غریبوں کی چھوٹی چھوٹی ضرورتوں کو ہی پورا کرنے کا سوچ لیں۔ اسکول کی تقریب سے فراغت کے بعد کنویں کی کھدائی کی تقریب میں شمولیت کی۔ مقامی لوگ پانی ملنے پر بے انتہا خوش تھے کئی میلوں پر پھیلے اس علاقے میں اب یہ واحد کنواں تھا جہاں سے پانی لے سکتے ہیں کھدائی کی تقریب کے بعد واپس میڈیکل کیمپ کی طرف روانہ ہوئے اور رات گئے تمام کام سمیٹ کر واپسی ہوئی راستہ میں مربی سلسلہ کے ہاں پُر تکلف کھانے کا بندوبست تھا اور پھر Portonovo آ گئے۔

اگلے دو روز Clavi کے علاقے میں گزارے یہاں پر ایک کنوئیں کی کھدائی اور ایک کمپیوٹر ٹریننگ اسکول کا افتتاح تھا۔ مربی سلسلہ نے انتہائی محنت کے ساتھ تمام کام بروقت مکمل کر لیے علاقے کے Mayer اور بادشاہ بھی تقریب میں بنفس نفیس شامل ہوئے اور جماعت کا انتہائی احسن رنگ میں شکریہ ادا کیا۔ بادشاہ سلامت اپنی ملکہ کے ساتھ آئے تھے تاہم ایک عجیب سی رسم کا علم ہوا کہ بادشاہ کے ساتھ ملکہ عالیہ کو جوتے پہن کر چلنے کی اجازت نہیں ہے وہ ننگے پاؤں رہتی ہے اور اس طرح کار میں سفر کرتی ہے اس طرح خادماؤں کا بھی ایک گروپ ساتھ تھا جو کہ بادشاہ اور ملکہ پر ہر وقت چھتری تانے رکھتا تھا تاہم ان خادماؤں کو بھی ننگے پاؤں ہی چلنا پڑتا تھا۔ مقامی لوگوں سے جب اس رسم کے بارہ میں دریافت کیا تو وہی پرانا جواب ملا کہ بھئی یہ افریقہ ہے یہاں سب کچھ ہوتا ہے۔ کچھ وقت ملا تو علاقہ Gavia دیکھنے چلے گئے۔ یہاں پر تمام لوگ پانی کے اوپر رہتے ہیں ذریعہ آمد و رفت کشتی ہے حتیٰ کہ جماعت احمدیہ کی مسجد میں نمازی بھی کشتیوں میں آئے۔ لجنہ کا اجلاس ہوا تو لجنہ بھی کشتیوں میں آئیں۔ یہاں کا بازار ڈاک خانہ ہوٹل اسکول غرضیکہ ہر چیز پانی کے اوپر بنی ہے اور جس کسی نے بھی جہاں کہیں بھی جانا ہے صرف کشتی پر ہی جا سکتا ہے۔ ڈاکیا دیکھا کشتی پر ڈاک تقسیم کر رہا ہے بچے اسکول جا رہے ہیں تو کشتی میں، ماں سودا لائی ہے تو کشتی میں غرض یہ کہ وہاں کشتی زندگی کا لازمی حصہ ہے۔ کہنے والوں نے بتایا کہ کئی سو سال قبل یہاں ظلم ہوا تھا تو لوگوں نے ظالموں سے پناہ لینے کی خاطر یہاں پانیوں میں ٹھکانے بنائے تھے جو کہ آہستہ آہستہ ایک شہر کی شکل اختیار کر گیا ہے۔

Clavi کے علاقے سے فارغ ہو کر انتہائی شمالی علاقے میں چلے گئے جہاں میڈیکل کیمپ کا انعقاد اور کنوؤں کی کھدائی کا مرحلہ درپیش تھا۔ رات مربی صاحب کے گھر پہنچے ایک چیز کا شدت سے احساس ہوا کہ ان کے گھر میں ہر چیز نیلی دکھائی دی۔ پہلے تو نظر کا دھوکہ سمجھا تاہم صبح کے وقت یقین ہوا کہ واقعی ہر شے نیلی ہے عقدہ کھلا کہ محترم مربی صاحب کو نیلے رنگ سے کچھ زیادہ ہی لگاؤ ہے۔ یہاں بد قسمتی سے پانی کا مسئلہ درپیش رہا روزانہ ہی بارش سے اکٹھا شدہ پانی استعمال کرنا پڑتا رہا میڈیکل کیمپ میں بہت زیادہ رونق رہی۔ علاقے کے گورنر اور انکی کابینہ نے بھی وفد سے ملاقات کی اور شکریہ ادا کیا۔ باقاعدہ کیمپ میں آ کر تمام انتظامات کا جائزہ بھی لیا کنوئیں کی کھدائی کے لیے ہمیں سو کلومیٹر سے زائد کچی سڑکوں پر سفر کرنا پڑا۔ یہ سفر دیدنی تھا نہ جانے کہاں سے دو جرمن خواتین بھی پہنچ گئیں بادشاہ سلامت پیدل چل کر کنوئیں پر آئے۔ افتتاحی تقریب منعقد ہوئی تو دو تین امام بھی بیچ میں آ گئے۔ محترمی امیر صاحب بنین نے بتلایا کہ یہ سارے امام پہلے احمدی تھے پھر مرتد ہو گئے اب چار سال بعد انھیں دوبارہ احساس ہوا ہے کہ انھوں نے غلطی کی تھی لہٰذا آج پھر دوبارہ ان سب نے توبہ کی ہے اور دوبارہ احمدیت کی طرف رجوع کیا ہے۔ بادشاہ سلامت نے بھی اسی روز بیعت کی اور اپنے معتقدین کے ہمراہ جماعت میں شمولیت اختیار کی۔ گو ہیومینٹی فرسٹ محض خلق خدا کی مدد کرتی ہے لیکن بعض دفعہ اس خدمت کے نتیجہ میں سعید روحوں کو ہدایت مل جاتی ہے اللہ کی دین ہے جیسے چاہے ہدایت دے دے۔ بعد ازاں دوبارہ Parakou کے علاقے میں گئے یہاں محترمی مجیب صاحب اور بھٹی صاحب تعینات ہیں دونوں کے علاقے میں میڈیکل کیمپوں کے ساتھ کھدائی بھی کی گئی اور اسکول میں فرنیچر بھی مہیا کیا گیا۔ علاقے کے گورنر نے وفد کے تمام کاموں کی دوبارہ تعریف کی اور جماعت کا دلی شکریہ ادا کیا۔ اس علاقے میں قیام کے دوران محترمی بھٹی صاحب کی اہلیہ نے حلوہ پوری، چنا چاٹ اور بٹیروں کی گرل والی ڈشیں تیار کر کے کمال کر دیا۔ اتنے عرصہ کے بعد چٹ پٹے کھانے ملے تو سب ہی ان کھانوں پر ٹوٹ پڑے۔

تین ہفتوں کی مسلسل تگ و دو کے بعد ہیومینٹی فرسٹ جرمنی کی طرف سے سپانسر شدہ اس پروگرام کا اختتامیہ Media کیساتھ پریس کانفرنس اور بنین میں جرمنی کے سفارت خانہ کے دورہ کے ساتھ ہوا۔ جرمنی سفارت خانہ میں متعلقہ خاتون کو تمام کاموں کے بارہ میں باقاعدہ معلومات دی گئیں۔ وہ اس بات پر حیران تھیں کہ اتنے کم پیسوں میں اور اتنی کم مدت میں ہم لوگوں نے اتنے کام کیسے کر لیے ہیں؟ واضح رہے کہ سات میڈیکل کیمپ لگائے جہاں سے 7500 کے لگ بھگ افراد نے فائدہ اٹھایا۔ نو کنوویں کھدائے گئے جس سے 15 ہزار سے زائد افراد فائدہ اٹھا رہے ہیں چھ اسکولوں میں تعمیر کا کام اور فرنیچر مہیا کیا گیا اور اسی طرح ایک کمپوٹر ٹرینگ اسکول کھولا گیا اور تمام کام 35 ہزار یورو کی لاگت کے اندر اندر مکمل ہوا۔ جرمن سفارت خانہ سے فارغ ہو کر میڈیا کی کانفرنس منعقد ہوئی جس میں ٹی وی، ریڈیو اور اخبارات کے نمائندگان شامل تھے۔ سب نے HF جرمنی کے اس کام کو بہت سراہا اور جماعت کی بہت زیادہ تعریف کی۔ اتنے اچھے ماحول میں کاموں کو تکمیل تک پہنچانے کے بعد رات کو دس بجے واپسی کے لیے رخصت سفر باندھا تمام سامان بک کیا تاہم جب Boarding card کی باری آئی تو پتہ چلا کہ ہمارے بورڈنگ کارڈ تین وزراء کو جاری کر دیئے گئے کہ انھیں ہنگامی طور پر جانا پڑ گیا تھا۔ ہم نے بہت احتجاج کیا لیکن Air France کی طرف سے (باقی صفحہ 3 پر)

ارضِ افریقہ

عطاء المجیب راشد

ارضِ افریقہ کی خوش بختی پہ نازاں ہے جہاں
رشک سے جھک جھک کے اُس کو دیکھتا ہے آسماں

خاک کے ذروں نے چومے ہیں قدم مسرور کے
دل کی چاہت سے بچھا جاتا ہے ہر پیر و جواں

اک حسیں منظر ہے ہر سو مسکراتے ہیں گلاب
ہر نظر میں جلوہ گر ہے اک بہارِ جاوداں

ہے خلافت کی محبت بحرِ ناپیدا کنار
قلزمِ عشاق میں ہے اک تلاطم کا سماں

لوگ کہتے تھے جسے ظلمات کا بَرِّ عظیم
مردِ حق کی برکتوں سے کس قدر ہے ضُوفشاں

اہلِ افریقہ! مبارک ہو، کرم تم پر ہوا
خود مسیحا چل کے آیا ہے تمہارے درمیاں

اُس کے سجدوں کی بدولت رُت بدل جائے گی اب
ظلمتوں کا دیس بن جائے گا رشکِ کہکشاں

ہے دُعا راشد کی تم کو برکتیں اتنی ملیں
تا قیامت فیض کے چشمے رہیں جاری یہاں

بدیوں کی اقسام

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے جلسہ سالانہ1925ء کے موقع پر اپنی تقریر منہاج الطالبین میں بدیوں کی اقسام پر روشنی ڈالی، ادارہ قسط وار ان کو افائدہ عام کے لیئے شائع کر رہا ھے، اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے،آمین

اب میں اُن بدیوں کو بیان کرتا ہوں جو ذاتی بدیاں ہیں ان بدیوں کی موٹی موٹی لسٹ دیتا ہوں تا کہ ان کے ذہن میں آنے سے ان سے بچنے کی طاقت پیدا ہو ان سے آگے جو بدیاں ہیں وہ الہام کے ذریعے بتائی جاتی ہیں۔

1: تکبر۔ یعنی اپنے نفس میں اپنے آپ کو بڑا سمجھنا کسی اور پر اپنے تکبر کو ظاہر کیے بغیر ایک شخص اپنے نفس میں سمجھتا ہے کہ میں بڑا آدمی ہوں تو یہ بات اس کے نفس کو طہارت حاصل کرنے سے روکتی ہے۔

2: سفلہ پن۔ بازاروں میں آوارہ طور پر پھرنا یا بیٹھنا اور ذلیل پیشے اختیار کرنا یہ بھی نفس کی بدی ہے اور اس کی وجہ سے بھی اعلیٰ ترقی حاصل نہیں ہوسکتی جب تک کوئی اپنی حالت اور پیشہ نہ بدلے گا۔

3: جلد بازی، کسی کام کو بے سوچے سمجھے جلدی میں اختیار کر لینا۔ اس کا نقصان بھی اختیار کرنے والے کو ہی پہنچتا ہے

4: بدظنی۔ یعنی دوسرے کے متعلق یہ خیال کرنا کہ وہ ایسا ہے ویسا ہے خواہ اس پر اس خیال کو بھی ظاہر نہ کرے حتیٰ کہ مرجائے مگر پھر بھی یہ گناہ ہے 5۔ ناجائز محبت خواہ دل میں ہی اور کسی کو نہ بتائے تو بھی یہ بدی ہے

6: کینہ۔ یعنی دل میں یہ خیال رکھنا کہ فلاں کو یہ نقصان پہنچاؤں گا چاہے عملاً کبھی بھی نقصان نہ پہنچائے

7: بزدلی، بزدلی کا دل میں پیدا ہونا گناہ ہے خواہ اس کے اظہار کا کبھی موقعہ آئے یا نہ آئے 8۔ حسد یعنی دوسروں کے متعلق یہ خیال کرنا کہ اس کی چیز جاتی رہے اور مجھے مل جائے۔9۔ بے صبری۔ یعنی مصائب پر گھبرا جائے اور جو کام اسے کرنا ہو وہ نہ کرسکے۔

10: دون ہمتی۔ انسان اپنے لیے بڑے مقصد قرار نہ دے بلکہ چھوٹے چھوٹے قرار دے۔ یہ برائی بھی بڑی تباہی کا موجب ہوتی ہے خصوصاً بادشاہوں اور امراء کے لیے سخت تباہی کا باعث ہے کیونکہ اُن کی کم ہمتی ان کی رعایا بھی کم ہمت ہو جاتی ہے۔ 11 چاپلوسی: یونہی کسی کو خوش کرنے کے لیے باتیں بنانا چاپلوسی ہے۔ امراء کے نوکروں میں یہ بدی بہت زیادہ ہوتی ہے۔

12: ناشکری۔ اس سے دل میں کسی کے احسان کی قدر نہ ہونا مراد ہے۔13: بے استقلالی۔ ایک کام اختیار کرنا اور بغیر سرانجام دیئے چھوڑ دینا بے استقلالی ہے۔

14: سستی، اس وجہ سے انسان کام ہی نہیں کرتا۔15: غفلت۔16: حق کا انکار۔17: حق کی جرات کا فقدان۔ 18: ناجائز نزاکت۔ یعنی وہ وجود جنہیں نزاکت نہ کرنی چاہیے وہ کریں یا کوئی اس حد تک نزاکت کرے کہ عمل سے ناکارہ ہو جائے۔19: جہالت۔ یعنی علم حاصل نہ کرے۔20: حرص۔ اس میں مبتلا ہونا بھی برائی ہے۔21: ریا یعنی لوگوں کو دکھانے کے لیے کام کرنا۔22: بدخواہی۔ دل میں دوسرے کے نقصان کی خواہش رکھنا۔23: ہمت ہار بیٹھنا۔ ذرا مشکل کا سامنا ہوا اور کام چھوڑ دیا یہ بھی خاص طور پر امراء کی بدی ہے۔24: بدی سے محبت یعنی بدی کو دیکھ کر بُرا نہ منانا بھی گناہ ہے۔

25: ہر قسم کا نشہ بدی ہے اس میں شراب افیوم بھنگ نسوار چائے حقہ سب چیزیں شامل ہیں بعض چیزیں ایسی ہیں جو غذاء کے طور پر استعمال کی جاتی ہیں جیسے چائے ہے اگر اس کی ایسی عادت ہو کہ چھوڑنے پر صحت پر اثر پڑے تو اس کا استعمال بھی بُرائی ہے۔

26: دوسروں کو حقیر سمجھنا۔27: دلی عداوت کا خواہ اظہار نہ کیا جائے اور دل میں رکھی جائے تو یہ بھی بُرائی ہے۔

28: دوسروں پر بے اعتباری کرنا انسان دوسروں کے سپرد کوئی کام کرتا ہوا ڈرتا ہے۔29۔ طمع یہ بھی قلبی بدی ہے۔

30: حد سے زیادہ غم کرنا بھی بدی ہے یعنی انسان غم کو اتنا بڑھائے کہ اس کی عملی طاقتوں کو مضمحل کر دے۔31: حد سے زیادہ خوشی بھی بدی ہے۔32: بے تعلق باتوں میں دخل دینا ایسی باتیں جن سے اس کا کوئی تعلق نہ ہو خواہ مخواہ کود پڑنا بھی بدی ہے۔33: ہلکا پن جس سے مراد زیادہ باتیں کرنا ہے جب کسی انسان کو زیادہ باتیں کرنے کی عادت ہوتی ہے تو وہ سوچے سمجھے جواب دیتا ہے۔34: سنگ دلی یعنی رحم نہ ہونا بھی ایک بدی ہے۔35: دوسروں کو ایذاء رسانی میں لذت محسوس کرنا۔36: اسراف۔37: خودکشی۔38: وہ جھوٹ جس میں کسی کا نقصان نہ ہو کئی لوگ بے فائدہ جھوٹ بولتے ہیں۔

اب میں وہ بدی بیان کرتا ہوں جو دوسری مخلوق سے تعلق رکھتی ہیں۔ یہ دو قسم کی ہیں اول وہ بدیاں جو انسانوں سے تعلق رکھتی ہیں دوم وہ بدیاں جو انسانوں کے سوا دوسری مخلوق سے تعلق رکھتی ہے

وہ بدیاں جو انسان سے تعلق رکھتی ہیں وہ یہ ہیں (1) بے ادبی جن کا ادب کرنا ضروری ہو ان کا ادب نہ کرنا بھی بدی ہے

(2) ناجائز اظہار محبت (3) بے وفائی یعنی آپ تو کام کرواتے رہے لیکن جب دوست کو مدد کی ضرورت ہوئی تو جواب دے دیا (4) چھچھورا پن اس کی تعریف یہ ہے کہ جلد غصہ میں آجانا شائستہ اشارے کرنا فوراً سزا دینے پر آمادہ ہو جانا (5) گالیاں دینا یہ ہر جگہ کے لوگ برائی سمجھتے ہیں لیکن پنجاب میں رواج ہے کہ بچہ سے کہتے ہیں کہ فلاں کو گالی دو اور جب وہ گالی دیتا ہے تو ہنستے ہیں گویا ان کے نزدیک معراج گالی دینا ہی ہے یہ واقع میں نے خود بھی دیکھا ہے (6) لعنتیں ڈالنا (7) بددُعا کرنا۔ لعنت میں اور بددعا میں میں نے فرق کیا ہے اور وہ یہ ہے کہ بددعا انسان کی جسمانی حالت کے متعلق ہوتی ہے اور لعنت روحانیت کے متعلق ہوتی ہے مثلاً جب کوئی یہ بددُعا دیتا ہے کہ فلاں مرجائے تو یہ بددُعا ہے اور جو کہتا ہے کہ فلاں پر لعنت ہو اس کا یہ مطلب ہوتا ہے کہ اس کا دل ناپاک ہو جائے میں اس سے وہ لعنت مستثنیٰ کرتا ہوں جو بددُعا کے طور پر نہیں بلکہ اظہار واقعہ کے طور پر ہوتی ہے اور وہ نبی کی طرف سے لعنت ہوتی ہے وہ بددعا نہیں ہوتی بلکہ اس بات کا اظہار ہوتا ہے کہ جس پر لعنت کی جاتی ہے اُس کا دل ناپاک ہو گیا ہے (8) خیانت کسی نے مال دیا اور اسے واپس نہ کیا یا پورا نہ دیا (9) افشاء راز کسی کا کوئی راز معلوم ہوا تو اسے ظاہر کر دیا مگر یہ کبھی بدی نہیں بھی رہتی مثلاً ایسے وقت میں جب کسی دوسرے کو نقصان پہنچ سکتا ہو تو اسے نقصان سے بچانے کے لیے راز افشاء کرنا بُرا نہیں ہوتا مثلاً کسی کو معلوم ہو کہ ایک شخص کا ارادہ ہے کہ زید کو قتل کر دے گا اب اگر زید کو یہ بات بتادی جائے تو یہ بدی نہیں ہو گی بلکہ اس کا چھپانا بدی ہوگا اسی طرح حکومت کے خلاف کوئی سازش کرتا ہے اسے بدنام کرتا ہے یا اُسے نقصان پہنچانا چاہتا ہے تو جس کو یہ راز معلوم ہو اُس کا فرض ہے ذمہ دار آدمیوں تک یہ بات پہنچائے (10) چغل خوری (11) بشاشت سے نہ ملنا اس سے دوسروں کے قلب پر برا اثر پڑتا ہے اور تعلقات محبت قطع ہو جاتے ہیں۔ (12) ناواجب طرف داری، دو آدمی لڑ رہے ہوں اُن میں ایک دوست ہو تو اُس کی بے جا حمائت کی جائے (13) دھوکا بازی (14) بخل (15) ظلم (16) ظاہری ناشکری یعنی جس کا احسان ہو اس کے متعلق یہ کہنا اس نے کبھی احسان نہیں کیا (17) غلاظت (18) غفلت (19) جھگڑا (20) فساد، میں ان کی تشریح چھوڑتا ہوں کیونکہ لوگ یہ باتیں جانتے ہیں۔21: شور مچانا بازاروں میں کھڑے ہو کر شور مچانا اجتماع میں ادھر اُدھر کی باتیں کر کے شور پیدا کرنا اور کام کرنے والوں کے کام میں حرج پیدا کرنا بھی ایک بہت بڑا عیب ہے۔ اہل یورپ کو میں نے دیکھا ہے اس بات کا خاص خیال رکھتے ہیں مجالس میں جونہی ایک طرف سے خاموشی شروع ہو سب خاموش ہو جاتے ہیں اس لیے کہ جو خاموش ہو گئے ہیں انہیں ہماری آواز سے تکلیف نہ پہنچے (22) ایذاء رسانی (23) جبر (24) ڈاکہ (25) قتل (26) چوری، میں انتظار کر رہا تھا کہ اس کے متعلق ہی کوئی سوال آئے چنانچہ ایک دوست سوال کرتے ہیں کہ لوگ مراسم دوستانہ کے طور پر چوری کرتے ہیں چنانچہ بعض گاؤں میں دستور ہے کہ ایک دوسرے کا مال چرا لیتے ہیں یہ بھی بُرائی ہے (27) مارپیٹ (28) فخر بے جا (29) بہتان لگانا (30) غیبت کرنا (31) عیب چینی کرنا، عیب چینی اور غیبت میں فرق ہے اور وہ یہ ہے کہ غیبت کے معنے ہیں کسی کی بدی لوگوں میں بیان کرنا تا کہ وہ ذلیل ہو اور چغل خوری یہ ہے کہ اگر کسی شخص کے متعلق کوئی شخص کوئی بُری بات بیان کرے تو اُسے جا کر بتانا اور ان کی آپس میں لڑائی کرانا (32) عیب لگانا (33) تحقیر کرنا لوگوں میں ذلیل قرار دینا (34) نام دھرنا جیسا کہ ہمارے ملک میں لوگوں کے مختلف قسم کے نام رکھ دیئے جاتے ہیں (35) استہزاء کرنا یعنی حقیر اور ذلیل کرنے کے لیے ہنسی تمسخر کرنا (36) منہ چڑانا بچوں اور عورتوں میں یہ بہت عادت ہوتی ہے (37) منصوبہ بازی کرنا یعنی یہ سوچنا کہ فلاں کو کس طرح نقصان پہنچایا جائے (38) تعذیب یعنی بجائے سزا کے دکھ دینا (39) غصہ ہونا وہ غصہ جس کا اظہار کیا جائے (40) انتقام میں شدت یعنی جتنا انتقام لینا چاہیے اس سے زیادہ لینا (41) رشوت لینا (42) رشوت دینا (43) سود لینا (44) سود دینا۔ یہ موٹی موٹی بدیاں ہیں جو دوسرے انسانوں سے تعلق رکھتی ہیں۔

(منہاج الطالبین صفحہ 68 تا 75)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

بقیہ ہم افریقہ گئے

یہی جواب ملا کہ جاؤ جو کرنا ہے کرلو یہ افریقہ ہے اور یہاں سب چلتا ہے رات دو بجے تک لڑائی کرتے رہے لیکن نا کام رہے۔ تھک ہار کر انھوں نے ہوٹل میں قیام کا بندوبست کر دیا اور اس دوران مزید Air France کی مہمان نوازی سے لطف اندوز ہونے کے بعد جرمنی واپس آگئے

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

بقیہ اجتماع وقف نو

101 اور مردوں کی طرف 100 تھی اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ سب حاضر ہونے والوں کو بہترین جزا سے نوازے، آمین۔ (رپورٹ۔ تصور احمد خالد، لوکل سیکرٹری وقف نو)

اجتماع واقفین نو رائن موزل

مورخہ 24 اپریل 2005ء بروز اتوار ریجن رائن موزل میں واقفین نو کا ایک روزہ اجتماع مسجد طاہر کوبلنز میں منعقد ہوا۔ مرکز سے منظوری حاصل کرنے کے بعد تقریباً چھ ہفتے پہلے ریجن کی تمام جماعتوں میں پروگرام اور نصاب بھجوا دیا گیا۔ افتتاحی تقریب کے بعد بچوں اور بچیوں کے مقابلہ جات منعقد ہوئے۔ دوپہر کو کھانا پیش کیا گیا۔ اختتامی تقریب میں ریجنل امیر صاحب نے بچوں میں اسناد اور انعامات تقسیم کیے اور دُعا کروائی کُل حاضری 123 رہی جس میں 33 واقفین نو 29 واقفات نو 31 لجنہ اور بچیاں 30 مرد حضرات شامل ہوئے۔ جماعت سے کوئی بچہ شامل نہیں ہوا۔ نصاب کے سوالات کے علاوہ احادیث، حفظ قرآن، نظم، تقریر، تقریری البدیہہ، پیغام رسانی اور مشاہدہ و معائنہ کے پروگرام ہوئے۔ بچوں کی تیاری اچھی تھی اور جوش وخروش قابل دید تھا۔ عمر کے لحاظ سے بچوں بچیوں میں تین تین گروپ بنائے گئے تھے۔ بچیوں کے پروگرام ریجنل معاونہ کی نگرانی میں منعقد ہوئے۔ ریجنل صدر صاحبہ لجنہ، امیر صاحب اور خدام الاحمدیہ نے بے حد تعاون کیا۔ آخر میں درخواست دُعا ہے کہ خدا تعالیٰ ہماری کوششوں میں برکت ڈالے، آمین۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Vol. 10 Monthly Akhbar-e-Ahmadiyya Germany Issue 7
National Shoba Tasneef, Ahmadiyya Muslim Jamaat, Genfer Str.11, 60437 Frankfurt/M, Tel:069-50688652, Fax:069-50688666, Email: akhbar3@yahoo.com

سائنس کی دنیا

ماہرین فلکیات کی دیرینہ خواہش رہی ہے کہ ہمارے نظام شمسی سے باہر کے کسی ستارے کے گرد گھومنے والے کسی سیارے کی تصویر بنا سکیں۔ رسالہ سائنس نیوز کی ایک اشاعت میں Ron Cowen نے اس امر کو قرین قیاس قرار دیا ہے کہ ہمارے جیسے ایک نوعمر شمسی نظام (ستارے G,Q,Lupi (جو زمین سے 450 نوری سال دُور ہے) کے قریب ایک روشنی کا جو وجود ظاہر ہوا ہے۔ یہ ایک ایسے ہی متوقع سیارے کا وجود ہے جو ہماری خوابوں کی تعبیر ہے۔ جرمنی کے ماہر فلکیات رالف نیو ہاوزر (Ralph new Hauser جو جنا (Jena) یونیورسٹی سے منسلک ہیں اور ان کے ساتھیوں نے بھی چلی جنوبی امریکہ میں نصب (Arecibo, Porto Rico) شدہ بہت بڑی دوربین جس کا قطر تین سو پانچ میٹر ہے، سے اس سیارہ کی متعدد زاویوں سے تصاویر بنائی ہیں۔ اس کا مشاہدہ 1999ء میں ہبل Hubble نامی دوربین جو زمین سے چھے سو کلومیٹر اوپر فضا میں محوِ گردش ہے، کے ذریعہ بھی کیا گیا تھا۔ ماہرین کی اکثریت نے اس دوملین سال نوعمر سیارے کی دریافت سے اتفاق کیا ہے۔ تاہم اس کی کمیت کے بارے میں اختلاف ہے۔ اس بھورے سیارے کا وجود ایک تخمینہ کے مطابق جوپیٹر jupiter سے بیالیس گنا زیادہ ہے اور یہ گرد و غبار سے ڈھکا ہوا ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

چھے ملین سال پرانا انسانی ڈھانچہ

چاڈ (وسطی افریقہ) کے علاقہ میں فرانسیسی محقق Brunet اور اس کے ساتھیوں کو اتفاقاً انسانی ڈھانچہ کے کچھ ٹکڑے بکھرے ہوئے ملے جو جبڑا، دانت اور ایک کھوپڑی پر مشتمل تھے۔ اس ڈھانچہ کا دماغی حصہ چمپنزی سے اور دانت انسان سے مشابہ ہیں۔ اگرچہ مشی گن یونیورسٹی کے M.Wolpoff نے اس نظریہ سے اختلاف کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ ڈھانچہ بندر سے زیادہ مشابہ ہے۔ محققین کا زیادہ تر رجحان اس طرف ہے کہ یہ موجودہ ترقی یافتہ انسان سے قبل قریب کے دور کا انسانی ڈھانچہ ہے۔ کیلیفورنیا کے T.White نے اس پر تبصرہ کیا ہے کہ اس کو اگر مختلف زاویہ ہائے نگاہ سے دیکھا جائے تو یہ ٹکڑے چھے ملین سال پرانی نسل انسانی کے ہی ہیں۔ اگر مزید ٹکڑے مل جائیں تو یہ عقدہ بآسانی حل کیا جاسکے گا۔ ان ٹکڑوں کو دریافت کرنے والے مسٹر Brunte کا دعویٰ ہے کہ لمبا دانت چمپنزی بندر کے دانت کی نسبت چھوٹا ہے اور انسانی دانت کے زیادہ قریب دکھائی دیتا ہے۔ نیز اس دانت پر اینیمل Enamel کی تہہ چمپنزی کے دانت کی نسبت پتلی ہے۔ مزید برآں کھوپڑی کا انداز نسبتاً چپٹا ہے جو آگے کی طرف بڑھا ہوا ہے۔ یہ وصف صرف چلنے والے انسانوں میں پایا جاتا ہے۔ پھر وہ ایک اور ثبوت پیش کرتے ہیں کہ اس کھوپڑی کے نچلے حصہ میں ایک ہڈی جو گردن سے ملی ہوئی ہوتی ہے کا زاویہ بھی محض سیدھے کھڑے ہونے والے انسانوں کا خاصہ ہے۔ یہ نقات ان کی تھیوری کو تقویت دیتے ہیں۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

سائنس کے لئے امریکی سپر پاور مہم کا آغاز

امریکی سیکرٹری برائے انرجی مسٹر ابراھام نے پروگرام Scientists Teaching & Reaching Students کے تحت ریاضی اور سائنس کے اساتذہ کے لئے بھاری وظائف دینے کا اعلان کیا ہے۔ اس مقصد کے لئے بڑی بڑی لیبارٹریز سے 2000 افراد کے لئے سال بھر میں کم از کم ایک دن کے لئے استفادہ کیا جائے گا۔ مسٹر ابراھام کا کہنا ہے کہ بیسویں صدی میں قومی سطح پر سائنس سے اعتنائی کا پیمانہ بہت اونچا ہے اور عظیم الشان قومی لیبارٹریوں میں لیزرز، ایکسریز، الیکٹرون مائکروسکوپ، تجرباتی فیوژن ریکٹرز سے آراستہ اور کئی بلین ڈالرز کے ریسرچ فنڈز کے باوجود ہم ضرورت کے مطابق افراد مہیا نہیں کرسکے۔ ریاضی اور سائنس کے مضامین میں امریکیوں کی نسبت غیر ملکی طلبہ کی بہتات ہے۔ اعلیٰ درجہ (۱۲ گریڈ) میں امریکی سائنسدانوں کا تناسب مزید گر جاتا ہے۔ اب ان کی پوزیشن صرف قبرص اور جنوبی افریقہ سے اوپر ہے۔

انرجی ڈیپارٹمنٹ کے اعلان کے مطابق مڈل سکول درجہ میں ریاضی اور سائنس کے طلبہ پر خصوصی توجہ دی جائے گی جب وہ اس درجہ میں ان مضامین سے منہ موڑنا شروع کرتے ہیں۔ اس مقصد کو نتیجہ خیز بنانے کے لئے سالانہ Expo کے انعقاد کے تحت گورنمنٹ اور صنعتی سائنسدان بشمول نوبل انعام یافتہ اشخاص پبلک سکولوں کا دورہ کرکے طلبہ کی حوصلہ افزائی کریں گے۔ سائنس کے ان طلبہ کو سپورٹس، موسیقی اور اداکاری کی طرف رغبت دلائی جائے گی۔ انہیں "Got Physics" کی ٹی شرٹ کے ساتھ ابتدائی سکولوں کے طلبہ سے میل ملاپ کے مواقع مہیا کئے جائیں گے۔ کارکنان انرجی ڈیپارٹمنٹ کا دعویٰ ہے کہ اب موقع ہے کہ ہم کل کے امریکی سائنسدان لیڈروں کو عظیم ہستیوں کی راہ پر چلا سکیں گے۔

سان ڈیگو میں انجینیر نگ اور سائنس کی ٹیم جس کے ذمہ ریاضی اور سائنس کی تعلیم کی ترویج ہے، کے صدر Yeshelson حکومتی وظائف کا جائزہ لے رہے ہیں جو ریاضی اور سائنس کے لئے دیے جاتے ہیں۔ کا خیال ہے یہ امر قابل فکر ہے کہ کیا سائنس کے طلبہ کی گرتی ہوئی صورت حال کو سہارا دیا جاسکتا ہے؟ اور ترقی پذیر ممالک بشمول بھارت، چین اور روس سے امریکی یونیورسٹیوں میں آنے والے سائنسدانوں کا رجحان بدلا جاسکتا ہے؟۔ ماہرین کو تشویش لاحق ہے کہ یہ ایک ذہنی اُلٹا بہاؤ ہے۔ مقام شکر ہے کہ اب دوسرے ممالک میں بڑی تنخواہوں کے کام نکل آنے پر امریکہ کی طرف بہاؤ میں کچھ تبدیلی آئی ہے۔ نیز ۱۱ ستمبر کے حادثہ نے بہت سے غیر ملکیوں کا قیام ناممکن بنا دیا ہے۔ کیونکہ جیسا کہ ابراھام نے کہا ہے "ہماری قومی سلامتی کا انحصار اس بات پر ہے کہ انتہائی حساس سیکورٹی کاموں تک رسائی نہائت اعلیٰ ٹیکنیکل مہارت والے ہی کرسکتے ہیں۔

(مندرجہ ذیل مضامین انٹرنیٹ کے ڈیلی نیوز و سائنس نیوز سے اخذ کئے گئے ہیں۔ ترتیب و ترجمہ: مرزا عبدالحق، مائنز)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

آٹھواں سالانہ اجتماع انصاراللہ ریجن مائن فرانکن

الحمدللہ کہ ریجن مائن فرانکن کی ذیلی تنظیم انصار اللہ کو مورخہ یکم مئی 2005ء بروز اتوار بمقام ہناؤ نماز سنٹر میں اپنا آٹھواں سالانہ اجتماع منعقد کرنے کی توفیق ملی جس میں ریجن کی آٹھ مجالس کی نمائندگی ہوئی۔ ناظم صاحب رجسٹریشن نے صبح 10 بجے رجسٹریشن کا کام شروع کردیا تھا۔ 10:45 پر افتتاحی تقریب کا آغاز زیر صدارت مکرم و محترم محمد ایوب خان صاحب ہوا۔ خاکسار نیر اقبال نے سورۃ الصف کی آیات کی تلاوت کی اور اردو ترجمہ پیش کیا بعد میں انہی آیات کا جرمن ترجمہ مکرم بشارت احمد صاحب نے پیش کیا۔ تلاوت کے بعد انصار اللہ کا عہد مکرم مبارک احمد چٹھہ صاحب نے دہرایا اور عہد کا جرمن ترجمہ ظفر اقبال صاحب نے دہرایا عبدالغفار صاحب نے حضرت مسیح موعودؑ کا کلام پیش کیا اس کے بعد مہمان خصوصی مکرم محمد ایوب صاحب نے افتتاحی خطاب فرمایا آپ نے اپنے خطاب میں اطاعت کی طرف اور انصار اللہ کی ذمہ داریوں کی طرف اور عبادات اور اخلاق کا اعلیٰ معیار قائم کرنے کی طرف توجہ دلائی صدر صاحب مجلس انصار اللہ کے ایک خط کے حوالہ سے بات کی کہ طلاق اور خلع کے رجحانات میں اضافہ ہو رہا ہے اس کی روک تھام کے لئے اپنے گھروں کے ماحول کو بہتر بنائیں اور نظام وصیت میں شامل ہونے کی طرف توجہ دلائی اس کے بعد اعلانات ہوئے اور بعد میں افتتاحی دعا ہوئی۔

ورزشی مقابلہ جات کے لیے تمام انصار اللہ ناظم صاحب سپورٹس کی قیادت میں گراونڈ تشریف لے گئے اجتماعی مقابلہ جات میں فٹ بال، والی بال اور رسہ کشی کے مقابلہ جات ہوئے ان کھیلوں کے لیے ریجن کے دو گروپ بنائے گئے تھے اور ساتھ ہی انفرادی مقابلہ جات ہوئے انفرادی مقابلہ جات میں کلائی پکڑنا، گولہ پھینکنا، دوڑ، پیدل چلنا معیار اول اور معیار دوئم کے انصار کے علیحدہ علیحدہ مقابلہ جات ہوئے کھیلوں کے بعد وقفہ نماز ظہر و عصر اور کھانا ہوا ناظم صاحب ضیافت مکرم عبدالرشید خالد صاحب نے مہمانوں کی خدمت میں کھانا پیش کیا۔

نمازوں کی ادائیگی کے بعد علمی مقابلہ جات ہوئے علمی مقابلہ جات مکرم محترم ریجنل امیر مکرم احسان الحق صاحب کی زیر صدارت ہوئے۔ پہلی دفعہ یہ پروگرام بنایا کہ علمی مقابلہ جات کے لیے ایک صدر مجلس ہو اور جج کے لیے بھی کوشش کی کہ دوسرے ریجنز سے اہل علم احباب کو بلایا جائے۔ اس لیے مکرم عبدالطیف صاحب اور مکرم میر نسیم الرشید صاحب کی خدمات حاصل کیں گئیں۔ اختتامی تقریب کے لیے مرکز کی طرف سے مکرم ثاقب محمود صاحب تشریف لائے آپ کی صدارت میں اختتامی تقریب کا آغاز ہوا تلاوت قرآن مجید مکرم لمعات مرزا صاحب نے کی اور اردو ترجمہ پیش کیا۔ تلاوت کے بعد مہمان خصوصی نے انصار اللہ کا عہد دہرایا عہد کے بعد مکرم خالد حسین صاحب نے نظم پڑھی نظم کے بعد مہمان خصوصی نے خطاب فرمایا اور اپنے خطاب میں انصار اللہ کو اپنی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی مہمان خصوصی نے علمی مقابلہ جات کے پروگرام میں شرکت کی اور علمی معیار کو دیکھا اور اجتماع کے انتظامات کی تعریف کی اور خاص طور پر علمی مقابلہ جات میں صدر مجلس اور دوسرے ریجن کے جج بلانے کی کوشش کو پسند فرمایا بعد میں مقابلہ جات میں پوزیشن لینے والوں میں انعامات تقسیم کیے۔ آخر پر ناظم صاحب نے ریجن کی بہترین مجالس کا اعلان فرمایا اجتماع میں حاضری 63 انصار 22 خدام اطفال شامل ہوئے اور یوں اختتامی دعا ہوئی اسطرح اجتماع بخیر و خوبی اپنے اختتام کو پہنچا اللہ تعالیٰ ہماری حقیر سی کوششوں کو قبول فرمائے اور تمام شامل ہونے والوں کے ایمان اور اخلاص اور نفوس میں ترقی دے۔ آمین۔

بقیہ آلزائی

مربی صاحب نے اسلام کے بارے میں مختصر تقریر کے بعد سوالات کی دعوت دی۔ اس دوران مزید تین اساتذہ اور آ گئے اور سوالات شروع ہوگئے جو زیادہ تر اسلام میں عورت کا مقام، اسلامی پردہ، خودکشی، کسی کو بے قصور مارنا، اپنی بیوی کو مارنا کے بارے میں تھے۔ ان کے جوابات محترم مربی صاحب نے نہایت احسن رنگ میں دیئے۔ کلاس ٹیچر نے مربی صاحب کا شکریہ ادا کیا اور اسکول کی طرف سے تحفہ بھی دیا۔ بعد میں عزیزہ کا شکریہ بھی ادا کیا اور بچوں کے اچھے تاثرات بھی بتائے۔ اس میٹنگ کا فائدہ یہ بھی ہوا کہ بعد میں سب کا رویہ عزیزہ کے ساتھ اچھا ہوگیا اور مخالفت ختم ہوگئی۔ اسلام کے بارے میں ان کے دل صاف ہوگئے۔ اب اللہ تعالیٰ ان کو حقیقت قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

(رپورٹ: طارق سہیل، صدر جماعت آلزائی)